وقایع رام چندر

مولفہ

جناب ابرٹ نیڈہم کسٹ صاحب بہادر

زبان انگریزی سے اوردو مین

اصلاح جناب فضیلت مآب مسٹر آرنولڈ صاحب بہادر ڈایرکٹر مدارس پنجاب

پنڈت سورج بہان صاحب

مینجر مطبع کوہ نور لاہور کا

بموجب حکم

صاحب والاشان ڈایرکٹر صاحب بہادر ممدوح

سنہ ۱۸۵۹ء

مطبع کوہ نور لاہور مین باہتمام پنڈت سورج بہان مینجر کے چہپا

وقایع رامچندر

کوئی باشندہ ہندوستان کا ایسا نہین جو رامچندر کی حال سی واقف نہین
ہنود اونکو اپنی مذہب اور اپنی ملک کی تواریخ سی متعلق کرتی ہین مسلمان اوسکے
وجود مین شک لاتی ہین اور وہ اہل ہنود کی کتابون کو جہوٹ جانتی ہین اور
اونپر اعتراض کرتی ہین — ایک فرقہ تو رامچندر کو ایسی مراتب اعلی پر سمجہتا ہے
جسکا وہ مستحق نہین اور دوسرا بوجہہ معقول اوسکو بنظر حقارت دیکہتا ہی پس
اسصورت مین حال اوسکا تواریخ مین صحیح صحیح درج نہین یعنی جیسا کہ وہ فی الحقیقت
تہا ویسا کتاب مین بیان اوسکا نہین — جو اشخاص کہ رامچندر کو درجہ بشر سے
برتر سمجہکر عروج آسمانی دیتی ہین یعنی بطور خالق پرستش اوسکی کرتی ہین اونسے
یہہ کہتا ہون کہ الوہیت رامچندر کی قابل یقین نہین یہہ خیال اونکا محض اونکی
رای پر مبنی ہی — میری دانست مین وہ قابل التفات نہین اور مین حدود
امکان سی تجاوز کرکے قلمرو [illegible]ات مین قدم نہین رکہا چاہتا ہون یعنی مین اونکا

بیان نہین کرتا اور اونپر یقین لاتا ن اس سی یہہ سمجھنا چاہیئی کہ غرض میری تصنیف
اس رسالہ سی یہہ ہی کہ اورون کو اس امر سی مانع آؤن یا باز رکہون — ثبوت وجود
رامچندر کیلئی میری دانست مین یہہ دلایل کافی ہین کہ ذکر اوسکا ہندمین ہر فرد بشر
کی زبان پر زمانہ قدیم سی جاری ہی اور حدیثین اوسکی نسبت قوم ہنود مین چلی آتی
ہین — سرگذشت اوسکی قریب العقل وفہم ہی اور اختلاف بیانی اوسمین یا نہین یا کم
ہی پس دلایل مرقومہ الصدر اون اشخاص کیلئی جو اوسکی وجود مین شک لاتی ہین
موجود ہین اور وہ اوسکی پیدایش کو بپایہ اعتبار پہونچاتی ہین اور تصدیق
کرتی ہین — پس بیشک ولاریب وہ کسی زمانہ مین پیدا ہوا تہا — مینی حال رامچندر
کا فقط راماین سی انتخاب کیا ہی — مصنف اوس کتاب کا والمیک ہی جو ہمعصر
رامچندر تہا — اوسنی کیفیت کارنامون رامچندر کی بیان کی ہی — اسکا مطلب
زبان شاستری مین اور بہت سی کتابین موجود ہین پر وہ یا تو راماین سی انتخاب
کی گئی ہین یا اسکی بعد تصنیف ہوئی ہین — راماین کو اہل ہنود سوای بید شاستر کی
شاستری کی تصنیفات مین سی بہت پرانی مانتی ہین — راماین دو ہین ایک
بنام بسشٹ گور مشہور ہی بنگالی اوسکو مانتی ہین اور اوسپر اعتقاد لاتی ہین —
بنارس کی پنڈت دوسری راماین کو اوسپر ترجیح دیتی ہین — دونون مین باہم
بلحاظ الفاظ ومحاورات وتفصیل بیان بہت سا اختلاف پایا جاتا ہی لیکن قصہ
دونون مین ایک ہی ہی اوس کتاب مین چوبیس ہزار اشعار یعنی اشلوک
ہین اور وہ ضخامت مین کتاب تصنیف ہومر سی کہ یونانی زبان مین موجود
ہی دوچند ہی — سمام بسشٹ گور زبان شاستری جسمین وہ در اصل لکہی گئی تہی

اور ایک حصہ دوسری راماین کا یورپ مین چہاپا گیا ہی کہی

اجزا کا ترجمہ بزبان انگریزی و لیٹن و فرانسیسی ہو چکا ہی اور تمام کتاب کا ترجمہ زبان

ایطالی مین بہی موجود ہی — اکبر شاہ دہلی کی عہد مین تلسی داس بیراگی نی تاریخ

رامچندر کو بزبان ہندی لکہکر مشتہر کیا تہا یہہ کتاب خاص و عام کی مطبوع

طبع اور پسند ہی — وہ درحقیقت والمیک کی راماین کا ترجمہ نہین بلکہ ایک

جدی تصنیف ہی — عوام اوسکو والمیک کی کتاب پر ترجیح دیتی ہین لیکن بیان

اوسکا مبہم و مشکل ہی — ظاہر ہی کہ فضلای اہل ہنود و اسلام کو کوئی مختصر و عام

فہم تواریخ رامچندر کی بکمال تلاش و تجسس سے بہی دستیاب نہین ہوسکتی ہی پس

واسطی رفع اس دقت اور مشکلات کی بعد مطالعہ کتب یہہ رسالہ تصنیف کیا

گیا — اگرچہ پنڈت رامچندر کی عہد کو زمانہ قدیم سی متعلق کرتی ہین یعنی وہ یہہ سمجہتی ہین

کہ اوسکو پیدا ہوئی لاکہون برس گذر چکی ہین پر ہم اسباب کو دخل دینی سی سمجہتی ہین

منہہ سی کہنا کہ لاکہون برس گذر چکی ہین بہت آسان ہی لیکن جب دیکہنی مین آتا ہی

کہ کتاب مین یہہ تو لکہا ہی کہ اوس زمانہ مین عمر ہزارون برس کی ہوتی تہی

لیکن حال مفصل اوس زمانہ کا درج نہین تو یہہ تصور کرنا کہ اوس کتاب کے

نقل کرنیمین غلطی واقع ہوئی ہی خلاف قیاس وغیرہ جب معلوم نہین ہوتا ہی علاوہ

اسکی جب یہہ مشاہدہ مین آتا ہی کہ اون کتابون مین ہندکو ساری دنیا قرار

دیا ہی اور بیان سمندرون دودہ دہی و شہد کا جسکا باطل ہونا اظہر من الشمس

ہی اوسمین درج ہی تو ہمکو یقین ہوتا ہی کہ مصنف نی غلطی کہائی ہی اور تا آنکہ

کوئی وجہہ کافی واسطی ثبوت ان باتون کی بیان نہو کوئی صاحب عقل

اونکی راستی پر اعتماد نہ لاویگا - جسوقت کہ وہ قاعدے و ترکیبین جنسے کہ اکثر تاریخ واقعات گذشتہ صحیح صحیح معلوم ہوئی ہین واسطی دریافت زمانہ تصنیف راماین عمل مین لاتی ہین تو ظاہر ہوتا ہی کہ وہ کتاب بارہ سو برس قبل از تولد حضرت عیسی مسیح یا تین ہزار سال پیشتر اس زمانہ سی یا تہوڑی ہی عرصہ قبل از عہد شاہ سلیمان کی تصنیف ہوئی ہی اور چونکہ مصنف کی بیان سی واضح ہوتا ہی کہ صرف بیس برس پیشتر تصنیف اس کتاب کی رامچندر لنکا پر قابض ہوا تہا تو اس سی پایا جاتا ہی کہ رامچندر اوس زمانہ مین پیدا ہوا تہا کہ جب یورپ مین شہر ٹرائی پر معرکہ عظیم برپا ہو رہا تہا - اہل یورپ کی حکما جنہونکہ اسباب مین بڑا خوض کیا ہی اسباب کو مانتی ہین اور تاریخ پیدائش رامچندر و تصنیف کتاب جو وہ مقرر کرتی ہین قریب القیاس ہی +

اب ہم حال خاندان و سلطنت و سرگذشت رامچندر کا قلمبند کرتی ہین اور ہر بات کی واسطی جو اس کتاب مین درج ہی شلوک راماین بطریق سند موجود ہی - جن جن مقامات کا ذکر کہ اس کتاب مین درج ہی اونکو بہ تلاش پا کر دو نقشون ملحقہ مین نشان راستہ سفر رامچندر کا سرخ رنگ سی لکہا گیا ہی - ایک نقشہ مین تو نام شہرون و اضلاع و دریا مطابق نامون مشہور حال کی اور دوسری مین پرانی نام جو اوسوقت شاستری مین مشہور تہی لکہی ہین تا کہ جو شخص شاستری بہی واقف ہو وہ اونکو شلوک سی مطابق کر سکے +

رامچندر چہتری یا جنگی قوم مین سی تہا - اب یہہ قوم بنام راجپوت مشہور ہی رامچندر دسرت فرمانروای کوسلا کا بیٹا تہا اب یہہ ملک کچہہ صوبہ اود

कौसल्या

اور کچھ ضلع گورکھپور میں کہ اصل قسمت بنارس ہی شامل ہی — حدود اس
قلمرو کی ہمالیہ پہاڑ دریای گنڈک و دریای گنگا تہی مگر حد شرقی مقرر و معین
सरयू
نہی اوسکا پایہ تخت اجودہیا ساحل دریای سورجو پر کہ حالین دریای گہاگرہ
کہلاتا ہی واقع تہا — اجودہیا حالین بنام اودہ مشہور و معروف ہی یہہ دریا
मानसरोवर
جہیل مانسرور سی تہوڑی ہی فاصلہ پر برف کی پہاڑون واقع ضلع کماون مین سے
نکلتا ہی اور اب بہی وہ اوس ضلع مین بنام سورجو معروف ہی — یہہ بیان
مصنف کا کہ مانسرور اس دریا کا منبع ہی بالکل غلط نہین بلکہ قریب قریب صحیح
ہے — یہہ دریا بسمت جنوب مغرب بہتا ہی اور ضلع غازیپور سی گذر کر
متصل حدود ضلع چہپرا متعلقہ گورنمنٹ بنگال گنگا مین جا گرتا ہی — باعث
رامچندر کی اہل ہنود اس دریا کو پاک اور مقام تیرتہہ تصور کرتے ہین اور ان
دریاؤن مین سی جنکا پانی گنگا مین جا گرتا ہی یہہ بہی ایک بڑا دریا ہی رامائن
اکثر مقامات پر یہہ لکہا ہی کہ دشرتہہ ساری دنیا کا راجہ تہا اور اوسکی بزرگون
نے سمندر کہود کر نکالا اور گنگا کو آسمان سی اوتارا پہلی دونون باتین
بالکل قابل یقین نہین اور پہلی بات صریح غلط ہی کیونکہ رامائن مین ذکر راجاؤن
मिथलादेश
متہلا یا ترہوت و کاشی یا بنارس و انگ یا بہاگلپور کا جو زیر حکم راجہ دشرتہہ
अंगदेश
نہی اور جنگلی ریاستین متصل ہمالہ کو سلا واقع تہین درج ہی اور یہہ بہی اوس مین
प्रयाग
لکہا ہی کہ پریاگ یا الہ آباد راجہ دشرتہہ کی حد حکومت سی باہر تہا اس سی معلوم
ہوتا ہی کہ وہ بطور محاورہ زبان شاستری روزمرہ کی گفتگو مین مستعمل تہا
اوس سے یہہ نہ سمجہنا چاہیے کہ وہ فی الحقیقت تمام دنیا کا راجہ تہا چنانچہ

اب بہی پنڈت لوگ چہوٹی ریاستون اور جاگیردارون کو جنکی جاگیرین سرکار انگلشیہ نے ازراہ فیاضی و ترحم بحال رکہی ہین تمام پرتہوی کا راجہ لکہتی ہین — اسمین شک نہین کہ دشرتہہ ایک پرانی خاندان مین سے تہا — اوسکا کرسی نامہ موجود ہی اور حال مفصل اوسکی آبا و اجداد کا رگہوبنس نام ایک کتاب مین درج ہی — وہ کتاب بزبان شاستری نظم مین لکہی گئی ہی اور حال خاندان راگہو اوسمین قلمبند کیا گیا ہی — اس زمانہ مین بہی ایک فرقہ راجپوت کو راگہوبنسی کہتی ہین — وہ اپنی تئین چاند اور سورج کی اولاد مین سے سمجہتی ہین اور اوسپر یقین کرتی ہین — ذرا غور و تامل سے صاف واضح ہو جاویگا کہ یہہ قصہ سراپا لغو و دور از قیاس ہے کیونکہ چاند و سورج بڑے بڑے اجرام کروی ہین جو زمین سے دور ہین بالفرض محال اگر انکی اولاد بہی ہوتی تو شکل و شباہت و قد قامت مین مثل اونکی ہونی چاہئی تہی نہ کہ بشکل انسان کہ قد و قامت و شباہت مین اونسے کچہہ بہی مشابہت و نسبت نہین رکہتا ہی — بانی بہانی سلطنت کو سلا اکشواکو تہا غالباً ابا و اجداد اوسکی خاندانی تہی — دشرت کا خاندان اکشواکو سے پینتیسوین پیڑی تہا — مابین وفات اکشواکو و پیدایش دشرتہہ غالباً سات سو برس کا عرصہ گذرا ہوگا — دشرتہہ کی بزرگون مین سے ایک شخص ساگر نام تہا کہتی ہین کہ اوسکی بیٹون نے سمندر کہود کر نکالا اور اسی وجہ سے اوس زمانہ سے آج تک سمندر کو ساگر کہتی ہین مشہور ہی کہ ساگر کی پوتی بہاگیرتہہ نے گنگا کو ایسی ترغیب دی کہ وہ آسمان کا راستہ چہوڑ کر شوجی کے سر پر آگری چنانچہ عرصہ دراز تک شو کی جٹا کی بالون پر گرتی رہی اور

इक्ष्वाकु

दशरथ

सगर

भागीरथ

نیچی کیطرف مایل ہو کر سمندر مین جاگری اس سبب سی اوس دریا کو بہاگیرتہی
کہتی مین — ان قصص لایعنی وبیہودہ کو اب کوئی سوای اطفال نادان اور
جہلا کی یقین نہ کریگا کیونکہ بخوبی دریافت ہوچکا ہی کہ گنگا گنگوتری سی کہ ایک
سلسلہ پہاڑون کا کوہ ہمالیہ مین ہی نکلتی ہی اور یہہ بہی بخوبی تحقیق ہوچکا ہی
اور سب جانتی ہین کہ جس جس جگہہ پہاڑ سخت پتہرون کا ہوگا اوس اوس
جگہہ سی بالضرور پانیکی دہار نکلتی ہے — ایسی ایسی بہت سی دہارا کی ملنی سے
دریا بنجاتا ہی اور پانی اوسکا بہتا ہوا سمندر مین جاگرتا ہی اور سمندر مین سے
بخارات بنکر اوڑجاتا ہی اور بشکل بادل نمودار ہوتا ہی اور پہر بصورت مینہہ زمین
پر گرکے سمندر مین جا داخل ہوتا ہی اور اسیطرح آمد و رفت پانیکی روی زمین
پر جاری رہتی ہے — غالباً شو کی جٹا اون پہاڑون سی مراد ہی جنپر لکڑی و گہاس
بکثرت ہوتی ہی — وہ پانیکی سد راہ ہوکر اوسکی رفتار کو روکتی ہین *

ایسی قصص بعید از عقل و دور از قیاس ہی کہ آبا و اجداد رامچندر اولاد چاند
اور سورج کے تہے اور گنگا آسمان سی شو کی جٹا پر گرتی تہی جو شخص ایسی اعتقاد
لاوی کوئی مانع نہین لیکن اگر وہ راستی یا ناراستی اس بیان کا امتحان کیا چاہی
تو گنگوتری مین جاکر دیکہی کہ گنگا وہان برف مین سی بہکر نکلتی ہی اور چاند و
سورج کو دوربین سی نظر کری کہ وہ کیسی اجرام ہین اور تب اپنی قیاس کو کام مین
لاوی کہ آیا ممکن ہی کہ ایسی اجرام کی اولاد بشکل انسان پیدا ہو *

गंगोत्री

राजہ دشرتہ کی تین رانیان تہین — ایک کا نام اونمین سی کوشلا تہا اوسکے
والدین کا حال کچہہ معلوم نہین پر یقیناً وہ متوطن ملک کوسل کے ہونگی — دوسری

कौसल

रानी کا نام کیکئی تھا - وہ بیٹی راجہ کیکیا دیس کی تھی کہ پنجاب کی پہاڑون مین
مابین دریای بیاس و چناب واقع ہی شاید کہ وہ دیس خود نورپور یا نورپور کی
متصل واقع تھا - تیسری رانی کا نام سومترا تھا - وہ راجہ مگدہ کی بیٹی
تھی مگدہ حالین بنام بہار یا پٹنہ معروف ہی علاوہ ان تین رانیون کی
اوسکی حرم سرا مین اور بہت سی عورتین تھین اور بہ حقیقت کثرت زنہی
موجب وقوع اون مصایب کی ہوئی جو حین حیات اوسپر عاید ہوئین عقل و
انصاف مقتضی اس بات کی نہین کہ ایک مرد ایک عورت سی زیادہ رکہی
یا ایک عورت کئی خاوند حین حیات اپنی پہلی خاوند کی کری جس جگہہ کہ جاہل لوگ
رہتی ہین اوس جگہہ رسوم بد و عادات ناشایستہ جلد رواج پا جاتی ہین و
اشخاص متمول و آسودہ حال و صاحب اختیار راہ نیک سی منحرف ہو کر بدی
کیطرف مایل یا مرتکب افعال بد ہو جاتی ہین اور طریقہ بد پر چلنی لگتی ہین اور
چونکہ وہ حرکات بُری آدمیون سی سرزد ہوتی ہین غربا اونکو داخل عیوب
نہین سمجھتی ہین باوجودیکہ دشرتھ کی اتنی رانیان تھین پر اوسکی گہر کوئی بیٹا
نتہا اوسکی دلمین کمال آرزو یہہ تھی کہ ایک لڑکا اوسکی گہر پیدا ہو جو بعد اوسکی
وارث تاج و تخت بنی - اوسنی یہہ ارادہ دلمین ٹہانا کہ اشمید جگ یعنی
گہوڑی کی قربانی بطریق رسم معمولی اہل ہنود کری تاکہ دیوتا خوش ہو کر اوسکی
مراد پوری کرین پس واسطی انصرام اس مہم کی ایک رکہی یعنی عابد کو کہ
بنام رکہی شرنگ موسوم تھا سلطنت انگ سی کہ حالین بنام بہاگل پور مشہور
و معروف ہی اور دریای گنگا پر گورنمنٹ بنگال مین واقع طلب کیا

कैकेया
कैकयदेश
सुमित्रा
मगध
ऋषिशृंग

कपिला

یہہ شخص کسیلا کا بیٹا تہا اور راجہ دشرتھہ کی بیٹی اوسی منسوب تہی اس بیان سے
واضح ہوتا ہی کہ برہمن اوس زمانہ مین چہتریون کی قوم مین بہی شادی کرتی
تہے اور یہہ امر جیسا کہ اب ممنوعات سی ہی ویسا اوس زمانہ مین نہ تہا
سب جانتی ہین کہ راجہ و نواب اس زمانہ کی اپنی اوقات عزیز کو عیش
وعشرت مین رائگان کہوتی ہین اور لغویات مین اوقات بسر کرتی ہین
نیکو بہلا ہی اور بہبودگی صورت اونسی نظر نہین آتی ہی وہ شب و روز
حظوظ نفسانی مین محو رہتی ہین — اب دیکہو کہ رامچندر کی اوضاع و اطوار
کیسی تہے اور اگر چاہو تو اس بیان کو جو نسبت اوسکی خصلت اور وضع
کے اس جای درج کیا جاتا ہی فقرات اصل کتاب سی مطابق کر دو اوسکے
والدین و بہائی و دوست و عوام الناس سب اوسکی اوضاع و افعال سے
بہت خوش تہی اور اوسکی صحبت و ہمنشینی بدل چاہتی تہے — وہ ہر شخص سے
بہ نرمی و ملایمت کلام کرتا تہا اور جب کوئی اوس سی سخت زبانی کرتا
تو وہ جواب اوسکو بہ نرمی دیتا تہا وہ علما و فضلا و اشخاص حمیدہ خصال
و پیران سال کی صحبت سی بڑا محظوظ ہوتا تہا — وہ بڑا صاحب عقل و فیاض
و شیرین گفتار تہا — وہ بڑا بہادر و صاحب عزم تہا لیکن وہ کبہی اپنی
بہادری پر نازان نہ تہا اور نہ اوسکا فخر کرتا تہا وہ بڑا اصاف دل و ہوشیار
طبع تہا اور بزرگون اور بڑہون کا بڑا ادب کرتا تہا اوسکی متعلقین اوسی
بڑی محبت رکہتی تہے اور اوسکو بدل چاہتی تہے — رحم اوسمین بدرجہ غایت
تہا غصہ کو اپنی قابو مین رکہتا تہا سلطنت و حکمرانی کی یہہ آرزو اوسکے

دلین تہی اگرچہ وہ بخوبی جانتا تہا حق وراثت مجکو ہونچتا ہی ترقی عقل وہم
کو عروج و اختیار دنیوی پر فایق سمجہتا تہا اقرار کا پورا تہا طبیعت اپنے
قبضہ مین رکہتا تہا جو ارادہ کہ دلین لاتا اوسپر مستقل رہتا تہا یعنی سچ
بولنے کو زندگی و خوشی پر ترجیح دیتا تہا یعنی سچ بولنے مین اگر زندگی و خوشی
دونون جاتی رہین تو پروانہ کرتا تہا اسیطرح یہہ نیک مرد بزرگ خصلت
سن بلوغت پر آیا جب تک کہ وہ چودہ برس کا ہوا ۔ حال اوسکا اوسی
بیان گذشتہ کی اور کچہہ معلوم نہین ۔ چونکہ وہ راجہ کا بیٹا تہا اسلیے
اوسنے فن سپاہگری مین تعلیم پائی تہی ۔ تیر اندازی مین قادر تہا قبل
از ایجاد باروت و گولہ ولایت یورپ مین اون الات جنگ مین سے جو
چہوڑے جاتی ہین سوای تیر و کمان کی کوئی اور مستعمل تہا اوسوقت مین
ایک رکہی یا عابد موسوم بنام وشوامترا جو دہیان مین ایا اور رامچندر سے
یہہ استدعا کرنی لگا کہ مجہی اور اور چند رکہیون کو جو ترک دنیا کرکی جنگلون
میں ... مدد دو اور دشمنون کی ہاتہہ سی محفوظ رکہو اور ایسا کرو کہ وہ اوسکی
رسوم قربانی مین کسیطرح خلل انداز نہون ۔ رکہیون کی دشمنون کو سنود
راکہس کہتی ہین لیکن قیاس ایسا چاہتا ہی کہ وہ دراصل اشخاص وحشی
سیرت و بہایم سریرت تہی اور جنگلون مین لوٹ کر گذر اوقات کیا کرتی
تہے ۔ وشرتہہ نی اس بات کو اول اول قبول نکیا کیونکہ رامچندر اوسوقت
بسبب خورد سالی قابل جنگ نتہا لیکن بباعث عجز و الحاح وشوامترا
ناچار قبول کرنا پڑا ۔ رامچندر معہ اپنی بہائی کی اس دفعہ دا[illegible]

ہمراہ رکھی کے بعزم سفر جنگ گہر سی باہر نکلا وہ دریای سرجو کی جنوبی
ساحل کے کنارے کنارے روان ہوئی اور اعظم گڈہ وغازی پور کی ضلع سی
گذر کر اوس مقام پر پہونچی جہانکہ دریای سرجو دریای گنگا سی جا ملتا ہی اور
وہ مقام چہپرا سی بہت قریب ہی اس مقام پر دریای گنگا سی انہون نی
عبور کیا اسجا نے رامچندر پانی کی آواز کا شور سنکر بہت حیران ہوا اور
وشوامتر نی رامچندر سی حال منبع دریا کا جو کچہ اوسکو معلوم تہا بیان کیا اور
علاوہ اسکی اور حال زمانہ قدیم کا نسبت اون ملکون کی اونسی سنایا —
القصہ بعد طی تہوڑی مسافت کی متصل قلعہ بکسر واقع ضلع شاہ آباد متعلق
احاطہ بنگالہ مین داخل ہوئی اوس ضلع مین کسی جای پر مقام ان رکہون کا
تہا — رامچندر نی وہان جاکر اونکی دشمنون کو قتل کیا اور اونکا سردار
ماریچ مجروح ہوکر جنوبی اضلاع مین بہاگ گیا یہان رامچندکو یہہ خبر پہونچی
کہ مقام متہلا جو زمانہ حال مین ترہوت کہلاتا ہی اور دریای گنگا کی شمال مین
واقع ہی ایک بڑی قربانی ہونیوالی ہی اور راجہ جنک کی لڑکی کی شادی
اوس شخص سی ٹہیریگی جو ایسا زور آور ہوگا کہ ایک بڑی تیر کمان کو کہینچکر
چلا دیگا — یہہ خبر سنکر رامچندر معہ اپنی بہائی کی اوس سمت کو روانہ ہوا
وہ دونون دریای سون سی عبور کر کے گدہ یا بہار مین داخل ہوئی اور
دریای گنگا سی متصل پٹنہ پار ہوکر ضلع ترہوت مین کہ اوس زمانہ مین بنام
ودیہ مشہور و معروف تہا جا داخل ہوئی — اوسکا دار السلطنت متہلا
تہا ترہوت ترہبہتی سی مشتق ہی اور وجہ تسمیہ اوسکی یہہ ہی کہ وہ تین طرف

मरीच
जनक
सोन
विधेय
निवेणी

دریاؤن ٹ ک وکوسی وگنگا سی محدود ہی کہتی ہین کہ شہر متہلا ہی تہا جو اب
زمانہ مین جنک پور کہلاتا ہی اور نیپال کی قلمرو مین واقع ہی - راجہ ترہوت
غالباً اونسی بڑی خاطرداری و تواضع سی پیش آیا ہوگا - رامچندر اسقدر
قوی بازو و زور آور تہا کہ اونسی یکبارگی کہینچکر کمان کی دو ٹکڑی کردئی
یہہ طریق زور آزمائی کا کچہہ ہندوستان مین ہی مستعمل نہین بلکہ اور ولایتون مین
بہی رواج اوسکا جاری ہی - سیتا راجہ جنک کی بیٹی بڑی حسین تہی وہ
اپنی باپ اور ملک کی نام سی بنام جنک و متہلا و یہہ بہی مشہور و معروف
تہی - راجہ جنک کی گہر کوئی اولاد سوای اس متبنی لڑکی کی نہتی - وہ اس
لڑکی کو ایک کہیت مین سی جہان اوسکی بیرحم والدین اوسی چہوڑ گئے تہی
اوٹہالایا تہا - ایسی ہی صورت نورجہان بیگم جہانگیر شاہ کی تہی یعنی
اوسکی والدین بہی اوسکو میدان مین چہوڑ گئے تہے اور بادشاہ اوسکو
وہان سی اوٹہالایا تہا - اسطرح کی باتین کچہہ شاذ و نادرات سی نہین
بلکہ اکثر وقوع مین آتی ہین چونکہ بے اجازت باپ کی شادی کرنا لازم نہ
تہا اسواسطی رامچندر نی قاصد بہیجکر باپ کو طلب کیا تاکہ وہ شریک شادی
ہو لکہا ہی کہ قاصد چار روز کی عرصہ مین اجودہیا مین پہونچی اور دشرتہہ
اوتنی ہی عرصہ مین رامچندر کی پاس آپہونچا چونکہ مابین جنک پور و اجودہیا
فاصلہ بعید ہی تو غالباً ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اس بیان مین کچہہ غلطی واقع
ہوئی ہی - القصہ جبکہ دشرتہہ معہ دو بہائیون اور بیٹون کی وہان
جا پہونچا تو ایک ہی روز مین چار ون بیٹون کی شادی ہوگئی - رامچندر

যুধাজিত

لچھمن کی شادی راجہ جنک کی دونون بیٹیون سی اور شترگھن اور بھرت
کی شادی اوسکی دو عموزادیون سی ہوئی +

بیان گذشتہ سی واضح ہوتا ہی کہ اطفال خورد سال کی شادی کرنیکا
رواج قبل از عہد رامچندر نتھا – اسکا رسم بالتصرف اوس زمانہ
سی رواج پایا ہی – بعد شادی کی وہ بڑی تزک و شان سی براہ ضلع
ترہت [illegible] وغیرہ [illegible] وگورکھپور اجودھیا مین پہونچی – اثناء راہ
مین [illegible] ایک بڑا مشہور برہمن [illegible] کی [illegible] مشہور
اتفاق [illegible] تھا [illegible] چھتریون کا جانی دشمن نام اوسکا پرسرام تھا [illegible]
[illegible] چھتری لڑائی مین قتل کئی تھی – [illegible] اور [illegible] وجو مردی
رامچندر [illegible] حال تو اونکی کمان کا مقام [illegible] آیا تھا [illegible]
الاقات اوسنی رامچندر سی کہا یا تو میری ساتھ کشتی کرو یا اس کمان کو کہ
میری ہاتھ مین ہی کھینچکر دکھلاؤ – رامچندر کی آگی تو یہہ کچھ بڑی بات
نہتی اونسی تیر کو کمان مین رکھکر اپنی مخالف کی طرف چھوڑا اور وہ
غرق عرق خجالت ہوکر مقابلہ سی باز آیا جب اجودھیا مین داخل ہوئی
تو اونہون نی کوچہ و بازار کو مصفا و آراستہ پایا اور لوگون کو واسطی
تہنیت و مبارکبادی کی آمادہ – چند روز بعد اوسکی بھرت معہ اپنی
چچاکی کہ بنام یودھاجت موسوم تھا اپنی دادا کی ملازمت کی لئی شہر
گرورائج واقعہ کیکیادیس کی کہ مملکت پنجاب مین ہی گیا – راجہ دسرت نی
جب دیکھا کہ اوسکی اعضا بسبب پیری و ضعیفی کی ناتوان ہوتی جاتی ہین

اور انتظام امور ریاست جیسا کہ چاہئی دیسا اوسی ممکن نہین تو اونسی یہہ چاہا
کہ رامچندر کو اپنا جانشین مقرر کری اور صلاح و مشورات امور ریاست مین
اوسی شریک کری کیونکہ وہ جوانمردی و فضیلت کے سبب لایق حکمرانی
تہا - حین حیات مین جانشین مقرر کرنا داب یورپ مین بہی جاری ہے
کیونکہ اوس سی اندیشہ فساد بعد وفات بادشاہ کی جاتا رہتا ہی القصہ
ملیاریان واسطی سرانجام اس امراہم کی جو موجب خوشنودی خاص و عام
تہا ہو رہی تہین کہ اگلی بہرت کی والدہ نی از راہ حکمت دشرتہہ کو اوس
سی باز رکہا - کی یہہ چاہتی تہی کہ اوسکا بیٹا بعد دشرتہہ کی تخت نشین ہو
دشرتہہ نی سابق اوسی یہہ قرار و عہد و پیمان کیا تہا کہ جب کبہی مجہسی تو کوئی
دو باتون کی درخواست کریگی مین بلا عذر اوسکو منظور کرونگا - چونکہ
یہہ قول و قرار سابق ہو چکا تہا تو کیکئی نی موقع پاکر استدعا کی کہ رامچندر
کو ۱۴ سال تک جنگل مین جلاوطن رکہو اور بہرت کو اپنا جانشین مقرر کرو
دشرتہہ نی بپاس اپنی قول و قسم کے اس درخواست کو منظور کیا بیان گذشتہ
سی صاف واضح ہی کہ کبہی نتایج بد تعدد زوجہ کی ہونسی پیدا ہوتی ہین -
اونکی نگاہ انصاف اور حق کیطرف نہین ہوتی وہ شرط انصاف
سی گذر کر حتی الامکان اپنی اپنی بیٹون کی ترقی مدارج و بہبودی کی واسطے
سعی و کوشش عمل مین لاتی ہین - یہی باعث موجب بربادی خاندان
شاہان ہند ہوا ہی اور کوئی خاندان اس باعث سی ایسا تباہ نہین ہوا ہو گا
جیسا کہ شاہان اہل اسلام دہلی کا ایسی اشخاص بہت ہی کم ہین جو آپسے

حلم صریح کی اسطرح متحمل ہون اور کچہہ بہی آثار ملال چہرہ پر نہ لادین جیسا کہ
رامچندر سے ظہور مین آیا اگر وہ چاہتا تو فوراً سلطنت پر قابض ہوجاتا
اور رعایا اوسکی مدد کرتی اور اگر یہہ بات رامچندر سے ظہور مین آتی یعنی
وہ سلطنت پر قبضہ کرلیتا تو دسرتہہ بہی بہت خوش ہوتا لیکن رامچندر
کی دین بلند نظری یا غصہ یا کینہ یا خواہش انتقام ذرا بہی نہتی وہ
بڑے عالی حوصلہ تہا۔ وہ یہہ سمجہتا تہا کہ مجہپر فرض ہی کہ مین اپنی باپ کے
قول کو پورا ہونی دون اور اوسمین کسیطرح مانع نہون پس اس نظر سے
اونہون نے ترک دعوی ریاست کیا اور جلا وطن ہونیکی لیے طیار ہوا بیابان کو لگا
چلتی وقت اونے باپ سی صرف یہہ استدعا کی کہ میری والدہ کی
خبر لیتی رہنا جب خبر اوسکی جانیکی مشتہر ہوئی تو اوسکی بہائی لچہمن اور
رانی سیتا نی ساتہہ جانیکا قصد کیا چنانچہ اونہون نی پوشاک شاہانہ
وجواہرات اوتار کر لباس فقیرانہ زیب تن کیا اور وہ اپنی تیر و کمان
لیکر اجودہیا سے رخصت ہوئی لوگون کو اوسکی جانیسے بڑا غم ہوا اور دسرتہ
بحالت پیری و ضعیفی گرداب مایوسی مین پڑا القصہ رامچندر نے معہ
اپنی بہائی اور رانی کی جنوب کی طرف رخ کیا اور ایک شب انہون نے
دریای تمسا پار کیا جسکی کنارہ پر اعظم گڈہ واقع ہی پہر اونہون نے
دریاے گومتی سے جسپر لکہنو واقع ہی عبور کیا اور بمقام سرنگاویر کہ حالیہ
سنگرورپور کہلاتا ہی اور پرگنہ نواب گنج مین واقع ہی جا پہونچے اسکے

گوہ سردار نشاد کہ ایک قوم ماہی گیر ہی سکونت رکہتا تہا وہ اونکی ساتہ
بڑی خاطرداری سی پیش آیا اور دوسری دن اونسی دریای گنگا سی اونکو
دریا پار اوتار دیا چلتی چلتی رامچندر مع اپنی بہائی اور رانی کی پریاگ یا
الہ آباد مین جہان گنگا و جمنا ملتی ہین جا داخل ہوا - یہہ تمام ملک جو اس
زمانہ مین زرخیز و سرسبز حاصل ہی اوس عہد مین ایک جنگل وسیع غیر آباد
تہا اور ویرانہ پڑا ہوا تہا - چونکہ وہ اوس روز کی قصہ مین حد و قلمرو شہر
سی باہر آگئی تہی اس سی ثابت ہوتا ہی کہ وسعت مملکت شہری وسیع نہ تہی
تہا - پریاگ جو ہندوؤنکی بڑی عبادتگاہ ہی اور جسکو وہ بڑا تبرک سمجہتی ہین
وہین ایک رشی موسوم بنام بہاردواج آشرم رہتا تہا اوسنی رامچندر کی
خاطرداری بہت کی اور کہا کہ یہین قیام کیجئی اور بقیہ عمر یہین بسر کیجئی
رامچندر نی اوس درخواست کو منظور نہ کیا محض اس نظر سی کہ یہ مقام اجودہیا
سی بہت قریب ہی اگر وہان ٹہرینگی تو غالبا اکثر لوگ وہان سی آ آ کر اونکو
دق کرینگی اور عبادت مین خلل ڈالینگی - اندنون مین تو قلعہ و شہر
الہ آباد وہان موجود ہی مگر اوس زمانہ مین اوسمقام پر صرف ایک ہی گہر
اوس رشی کا تہا اور کوئی اور عمارت سوای اوس مکان کی وہان کہری
نہ تہی - اب تک وہ مکان اوسی نام سی مشہور و معروف ہی - اکثر لوگ
یہہ خیال کرتی ہین کہ اسمقام پر دریای گنگا سی ایک اور دریا موسوم
سرسوتی ملتی ہی یہہ خیال اونکا محض غلط ہی جو شخص چاہی وہان جاکر دیکہ لی
بہاردواج نی اونکو اسجای سمجہایا کہ دریای جمنا پار بمقام چترکوٹ قیام

गुह निषाद

सरस्वती

चित्रकूट

کردو اور پرپاگ سی بہت دور بجاؤ — القصہ رامچندر مع اپنی بہائی او بیبی
کے جوار گہاٹ سی تختہ لکڑی پر جمنا پار ہوا کیونکہ کنارہ پر کوئی کشتی نہ تہی
اور نہ کوئی گانو تہا کہ وہان ٹہرتا بعد عبور دریا دہ پرگنہ موضع باندا مین
جا داخل ہوا ایک شب وہ رام نگر مین رہی اسمقام پر اب بہی ایک مندر
عظیم الشان ویرانہ پڑا ہوا ہی اور عمارت اوسکی شکستہ ہوگئی ہی — الغرض
دوسری دن وہ والمیک کی پہاڑ دان کی جو متصل گانو بگریسی کی دریای اوشنہ
سی پار اوترے اور اونہون نی والمیک کی پاس آکر اوسکی بڑی تعظیم و تکریم
کی یہ وہی والمیک ہی جنہی چند سال بعد اس واردات کی راماین یعنی تاریخ
رامچندر کی لکہی بعد ملاقات اونہون نی دریای پیشنی سی کہ متصل چترکوٹ
کے دریای مندا کنی سی ملتا ہی عبور کیا — چترکوٹ ایک بڑا شہر متصل [illegible]
علاقہ باندا مین واقع ہی یہان پہونچکر رامچندر اور اوسکی ہمراہیون نی کامتا پر کہ
ایک سلسلہ تہا پہاڑ کا علاقہ باندا کی اور جاگیرات بندیل کہنڈ مین واقع ہے
مقام کیا اور اوسکو جای سکونت اپنی قرار دی — زمانہ حال مین اوسمقام پر بہت سے
مندر تعمیر کئی ہوئی ہین اور مسافرون کی واسطی جو سال بسال وہان آمد و رفت
کرتے ہین پہاڑ کی گرد ایک سڑک پختہ بنی ہوئی ہی — اسمقام پر رامچندر
مع اپنی بہائی و بی بی کے ایک جہونپڑی مین جو درختون کی شاخون سے
بنی ہوئی تہی بخوشی تمام رہنی لگا اور تیر و کمان سی شکار کرکی اپنی اوقات بسر
کرتا رہا — اس بیان سی واضح ہی کہ اوس زمانہ مین گوشت کہانیکی ممانعت
[illegible] رامچندر اور اوسکی ہمراہی بخوشی تمام راتدن بسر کرتی رہی کیونکہ

وہ مرتکب کسی گناہ کی نہ ہوئی تھی جو موجب رنج کا ہوتا اور اونکی خوشی مین خلل
ڈالتا — وہ باہم محبت بدرجہ کمال رکہتی تھی — اس عرصہ مین دشرتھ اپنی عزیز
بیٹی کی مفارقت کی غم مین اس جہان فانی سی گذر گیا اور ارکین سلطنت حیران
ہوئی کہ اب کیا کرین کوئی بیٹا دشرتھ کا ایسا ہی موجود نہین جو سلطنت کو
تھامی اور باپ کا کریا کرم کری کیونکہ دو بادشاہزادی تو جلا وطن ہوگئی تھے
اور بہرت و شترگہن وہان موجود نتھی وہ دونون اپنی دادا کی ملازمت کے
واسطی گئے تھے اور چونکہ کریا کرم کرنیوالا کوئی موجود نتھا اور ارکین سلطنت
مجاز نتھی کہ اس رسم مذہبی کو بجا لاتی اسلئے اونہون نی راجہ دشرتھ کی نعش
کو ایک بڑی تیل کے پیپے مین رکھہ چھوڑا اور بہرت کی طرف قاصد روانہ
کئی — وہ بسرعت تمام بسمت مغرب کوچ کرکے سلطنت اودہ ضلع شاہجہانپور
وبداؤن ومراداباد واقع علاقہ بندیل کہنڈ مین سے گذر کر میرٹھ مین پہونچی
کیونکہ وہ متصل ہستناپور گنگا پار ہوئی تھے وہان سی وہ شمال مغرب
کیطرف کو روانہ ہوئی اور مقام گورکہہ پور کے پاس جو متصل تھانیسر کے واقع
ہے جمنا پار اوتری اور متصل لدہیانہ اونہون نے دریای ستلج یا ستدرا سے
عبور کیا اس دریا پار ہوکر جالندر دواب واقع پنجاب مین جا داخل ہوئی
وہان سی آگے بڑہ کر اونہون دریای بیاس سی عبور کرکر باری دواب مین
پہونچی پہر نہ معلوم کہ اونہون نی کونسا راستہ لیا — وہ تہوڑی ہی عرصہ
بعد بمقام کودراج کہ پایہ تخت کیکی تہا جا پہونچی چونکہ کودراج کی معنی بہالی
مین تو ایسا قیاس چاہتا ہی کہ وہ شہر کسیمقام پر متصل نورپور [illegible]

ऐरावती

चंद्रभागा

ضلع کانگرہ کہ کوہستان جنوبی ہمالیہ مین ہی ہوگا - پر یہہ بات قیاسی
ہی تحقیقی نہین ہی - ہرچند یہہ بات پنڈت لوگون سی پوچھی گئی لیکن کسی سے
جواب شافی بر نہ آیا اگر قاصد آگئی پہونچتے تو وہ بیشک دریای ایراوتی
یا راوی اور دریای چندربھاگا یا چناب سی عبور کرتے لیکن چونکہ ان دونی
دریاؤن سی پار ہونیکا ذکر کتاب مین درج نہین تو گمان ہوتا ہی کہ انہون نی
ان دریاؤن سی عبور نہ کیا ہوگا جس رستہ سی کہ قاصد گئے تہے اوسی
رستہ سی بھرت نی طرف اجودہیا کی مراجعت کی اور جب وہ وہان
پہونچا تو اوسنی خبر جانکاہ اپنی باپ کی وفات کی سُنی کیونکہ قاصدونکو
حکم تہا کہ خبر وفات دشرتھہ بھرت کو اوسکی ملک مین سنا دین اس خبر
جانکاہ کی سُننی سے وہ بہت غمگین ہوا لیکن جب اوسکی والدہ نی کہا کہ رامچندر
جلاوطن ہی اور تُم وارث تاج و تخت باپ کی ہو تو غم اوسکا یکبارگی
مُبدل بہ غضب ہوا اور ایسا جوش و خروش مین آیا کہ اپنی والدہ کو
اس شرارت و بدذاتی کی واسطی سخت و سُست کہنی لگا - سلطنت حکمرانی
سی اوسنی قطعی انکار کیا اور کہا کہ میرا ارادہ یہہ ہی کہ فوراً اپنی بہائی کی پاس
جاکر التماس کرون کہ یہان آؤ اور سلطنت موروثی اپنی لیلو - بہرت سے
یہہ کام بڑا نیک ظہور مین آیا - بہت ہی کم اشخاص ایسی فراخ حوصلہ
ہین کہ ایسی سلطنت وسیع کی قبضہ مین لینی سے دست بردار ہون - بہرت
بعد ادای رسمیات مذہبی اپنی باپ کی معہ تین بیوگان وجملہ فوج و ارکان
سلطنت طرف چترکوٹ کی باین ارادہ روانہ ہوا کہ رامچندر کو لاکر تخت

کرے وہ دریاے ٹونس اور گومتی سے عبور کرے اور گوہا سردار قوم بہیل
نے اونکا ارادہ سنکر اونکو گنگا پار اوتار دیا - رستہ مین وہ بہاردواج
سے ملاقی ہوئی - بہاردواج نے بہرت کو سمجہایا کہ اپنی والدہ کا تصور معاف
کرو کیونکہ میعاد جلاوطنی رامچندر کی تو گذر ہی جاویگی پر اوسکی واسطی بڑی
شہرت و عزت حاصل ہوئی اگر وہ جلاوطنی مین میعاد مقررہ باپ کو بسر
کریگا - القصہ دوسری دن وہ الہ آباد کی پاس دریای جمنا سی عبور کرکے
ضلع باندا مین پہونچی اور چترکوٹ مین داخل ہوکر بہرت و شترگہن نے بعد
تلاش و تجسس اپنی بہائی کی جہونپڑی کو پایا اور رامچندر کی پاس جاکر بہ عجز
و نیاز التماس کی کہ اجودہیا چلو اور اپنی باپ کی گدی پر بیٹہو و حکمرانی
کرو ہم تمہاری متابعت کرینگے - پہلی سب بہائی باہم بغلگیر ہوے
اور طرفین کی دلون مین جو شک تہی سب رفع ہوگئی سچ ہی کہ بہائیونکی
محبت گنج قارون سی بہی بہتر ہی جو شخص کہ رامچندر کی معتقد ہین اور
اوسکا نام ورد زبان رکہتی مین اونہین لازم ہی کہ ویسی ہی اوصاف حمیدہ
و افعال برگزیدہ اختیار کرین اور اوسکی پیرو بنین - القصہ تینون رانیان
بہی اپنی بیٹون سی ملاقی ہوئین اور اونہون نی رامچندر سی درخواست
کی کہ اجودہیا چلو ہر چند اوسکو اسباب مین فہمایش کی پر اوسنی ایک
نہ مانی - رامچندر نی عزم بالجزم کیا تہا کہ جب تک میعاد جلاوطنی
ختم نہو جاوی اور اوسکی باپ کا اقرار پورا نہو تب تک اپنی وطن کو
مراجعت نہ کریگا آیا یہ حیات پر قایم رہنا رامچندر کی لئے کچہہ ضرور ہی تہا

کیونکہ گنگی جو بسبب اوسکی جلا وطنی کی ہوئی تہی خود بہ گریہ وزاری معافی کی
خواہان تہی اور اوسکی باپ کو عہد وپیمان سی بری کرتی تہی اس بیان سے
واضح ہی کہ رامچندر بڑا صاحب حوصلہ تہا اوسکی اوصاف حمیدہ وافعال
برگزیدہ کا تتبع کرنا کیا اچہی بات ہی - جب بہرت نی دیکہا کہ فہمائش کارگر
نہین ہوتی تو وہ اجودہیا کی طرف واپس چلا اور رخصت کی وقت رامچندر
سی کہہ گیا کہ تمہاری آنی تک سلطنت کو بطور امانت رکہونگا پس واسطی ظہار
فرمان برداری ومتابعت کی رامچندر کی پاپوش کشا کی سر پر رکہہ کر وہان سی
روانہ ہوا - بہرت نی اجودہیا مین جانیسی انکار کیا اور متصل اجودہیا مقام
نندگرام کہ حالمین نندگانو کہلاتا ہی قیام کیا - رامچندر نی جب دیکہا کہ
مقام اوسکی سکونت کا لوگون کو معلوم ہوگیا ہی اور وہ اب وہان آکر
اوسکو دق کرین گی اور اوسکی عبادت مین خلل ڈالین گی تو اوسنی یہہ ارادہ
کیا کہ ہمراہی لچھمن وسیتا اوس جنگل کی وسط مین جسکی کنارہ پر اب رہتی تہی
جا کر سکونت اختیار کری - اس جنگل کو ڈنڈک ارنیا کہتی ہین - وہ ایسا
وسیع تہا کہ تمام وسط ہندوستان اوسمین داخل تہا - اس زمانہ مین
وہ جنگل کہین نظر نہین آتا ہی اور ہر جگہہ اب گانو وشہر آباد ہوگئی ہین -
القصہ رامچندر ملک دکہن کو چہوڑ کر جنوب کیطرف روانہ ہوا اور ریوی
دریا سی پار ہو کر وندیا پہاڑون پر چڑہا اوسکی صرف یہہ دو مقام نقشہ قطعہ
مین درج مین انسوا اور ... - وہ دونون حد ... باندہ پر ...
بامین بہشت سی ... تھے اور خیالات

नंदिग्राम

दंडिकारण्य

विंध्याचल

अनसूया

आश्रम

مذہبی و عبادات خالق مین روز و شب مشغول رہتی تہی بہتر تو یہہ تہا کہ وہ ترک
دنیا نہ کرتی اور دنیا مین رہ کر خلایق کو فایدہ پہونچاتی — یہہ ممکن ہی کہ بعض
اشخاص بسبب اعمال قبیح و گناہ کبیرہ بحکم حاکم جلا وطن ہو کر جنگل مین گئی
ہون اور لوٹ پر اپنی اوقات بسر کرتی ہون — جن ملکون مین آبادی
بہت کم ہی اونمین یہہ بات پائی جاتی ہی یعنی وہان لوگ جلا وطن ہو کر
جنگلون مین بسر کرتے ہین اور چونکہ اونکی مزاج مین وحشت ہوتی ہی اور وہ
بہایم سیرت ہوتی ہین تو لوگ اونکو دیو بہوت جانتی ہین جیسا کہ ہندوستان مین
جنگلی باشندونکو راکہس کہتی ہین — ہم بخوبی جانتی ہین کہ راکہس کبہی دنیا کے
پردہ پر نتہی — جو اشخاص کہ ایسی کہانیون لغو پر اعتماد کرتی ہین وہ جاہل مطلق
ہین — القصہ رامچندر جنوب کیطرف چلتی چلتی رام گڈہ یا رام ٹیک مین جو
پایہ تخت ملک برار سابق زیر حکم قوم مرہٹہ تہا آ پہونچا — ناگپور پہونچی کی لئی
رامچندر نی دریای نربدا سی عبور کیا اور ضلع ساگر مین کہ اب احاطہ اضلاع
مغربی مین شامل ہی داخل ہوا — رام گڈہ یا رام ٹیک کی قرب و جوار مین رامچندر نی بیس دو سال یا
برس اپنی جلا وطنی کی بخوشی تمام گذاری اور اکثر کبہو ن یا بدون کو کہ اوس زمانہ مین جنگلون مین
رہتی تہی دست برد و حملون قضا قون سی محفوظ رکہا اور ایک دو مرتبہ اوسنی بعض قزاقونکو
اپنی تیر و کمان سے مار ڈالا آخر الامر اوسنے طرف مغرب
کے رخ کیا اور وہ ناگپور سی چلکر حصہ جنوبی سلطنت نظام مین سی گذر کر
اضلاع متعلقہ احاطہ بمبئی مین جا داخل ہوا اور بمقام پنچباٹی واقع ساحل
دریای گوداوری جو دریاؤن ہند مین سی ایک بڑا دریا ہی قیام کیا — زمانہ جلا وطنی

पंचवटी

नाशक

اسمقام کا نام ناشک یعنی جگہہ ناک کی ہی اور وجہہ تسمیہ اوسکی یہہ ہی کہ
اوسمقام پر ایک ایسی ہی واردات واقع ہوئی ہی جسسی اوسکا نام ناشک
مشہور ہوگیا ہی یہہ مقام حد غربی جنگل دسیت ڈنڈک ارنیا ہی - رامچندر اضلاع
شمالی و پہاڑون و ندیا سی گذر کر اوس ملک مین داخل ہوا جو اصطلاح علم
جغرافیہ مین جزیرہ نما کہلاتا ہی - اب رامچندر احاطہ بمبئی مین تہا وہان سی
رخ طرف اضلاع متعلقہ احاطہ مدراس کیا اور چونکہ وہ ہند مین ملک بملک
پہرتا رہا اسلئی قصہ اوسکا تمام ملک مین پہیل گیا - قرب وجوار کے
جنگلون مین بیشمار جنگلی لوگ جنکا اوپر ذکر ہوچکا ہی رہتی تہی - وہ چہوٹی چہوٹی
سرداروں کی زیر حکم تہی اور تمام جزیرہ نمای ہند پر پہیلی ہوئی تہی اونکا سردار
اعظم مقام لنکا کہ اب بنام سیلان معروف اور جنوبی کنارہ ہند سی سو میل
کے فاصلہ پر واقع ہی رہتا تہا اوسکا نام راون تہا اوسکی بہائی شمالی
حصہ جزیرہ نمای ہند مین بطور نیابت حکمرانی کرتے تہے - یہہ بات کچہہ
عجائبات سی نہین - جسطرح کہ زمانہ حالمین اقوام عرب جابجا ملکون مین
پہیل گئی مین اور اگرچہ ایک جای سی دوسری جای نقل کرتی ہین پہر بہی ایک
ہی حاکم کے مطیع رہتی ہین - یہی حال اون دنون مین ملک ہند کا تہا راون

सूपनखा

کی ایک بہن کا نام سوپنکہا تہا وہ اپنی بہائیون کی ساتہہ دریای گوداوری
پر رہتی تہی - رامچندر کو جنگلون مین دیکہکر اوسپر عاشق ہوگئی اور وصال
کی خواہان ہوئی پر رامچندر راضی نہوا اس انکار کی سبب وہ بڑی غضبناک
ہوئی - رامچندر و لچہمن اوسکے حملون سی بچنی کیلئے بناچاری بہاگ

سو پنکا کا یہہ بڑا نقصان ہوا کہ اوسکی ناک کٹ گئی اس امر کا ذکر اسجا
محض اسلئی کیا گیا کہ وجہ تسمیہ اوس مقام کی معلوم ہو جاوی - القصہ سو پنکا
خون آلودہ اپنی بہائیون کہر اور دوشن کی پاس بہاگ کر اونکو اس بات پر
آمادہ کیا کہ چلکر رامچندر وغیرہ پر حملہ کرین اور اوسکا عوض لیوین بپاس خاطر بہن
کے دونون بہائیون نی لشکر فراہم کرکے رامچندر کیطرف روانہ کیا لیکن رامچندر
بسبب شجاعت ذاتی اور قوت جسمانی کی غالب آیا اور فتح اوسکی نصیب
ہوئی - غنیم کی فوج غارت ہوی اور دونون بہائی راون کی مارے گئے
اور یہی حال اونکی ہمراہیون کا ہوا - فوج قلیل سی فوج کثیر کو شکست دینا
کچہہ امر عجیب تہا کیونکہ رامچندر و لچہمن دونون بڑی بہادر اور زور آور
تہے اور فن سپاہگری خصوصاً علم تیراندازی مین قادر اور اسی سبب
اونہون نی تہوڑی لشکر سی فوج بیحد غنیم کو شکست دی - رامائن مین
ہر جای تعداد لشکر غنیم ایسی مبالغہ سی لکہی ہے کہ قابل یقین نہین - القصہ
کہر اور دوشن دونون قتل ہوئی اور سو پنکا بہاگ کر راون کی پاس
چلی گئی اور اوسکو اس معرکہ سی مطلع کیا از راہ حسد و بہ ارادہ حصول
مطلب اوسنی سیتا کی حسن کی بڑی تعریف کی اور راون کو اس بات پر
آمادہ کیا کہ سیتا کو لاکر اپنی رانی بناوی راون نی کچہہ تو اس سبب سے
کہ اپنی بہائیون کی قتل کا عوض لیوی اور کچہہ بسبب عشق سیتا کی جسکی حسن
کی تعریف اوسنی سُنی تہی فوراً اپنی بہن کی درخواست کو قبول کیا لیکن
قبل از روانگی کی اوسنی اپنی دوست [illegible]

खर दूषण

اوسنی راون کو بہت سمجہایا کہ اس ارادہ سی باز آؤ کیونکہ عالی نہاد و شجاعت اور
رامچندر کو بخوبی جانتا تہا کہ وہ خود اوسکی ہاتہہ سی زخمی ہو چکا تہا لیکن
اوسکی فہمایش کچہہ کارگر نہ ہوئی اور راون اپنی ارادہ پر مستقل رہا اور
ماریچ سی کہنی لگا کہ میری ساتہہ چل کہتی ہین کہ ماریچ بشکل ہرن خوشنما
برنگ سرخ مبدل ہو گیا سیتا اوسکی خوبصورتی و خوشنمائی دیکہکر رامچندر
سی کہنی لگی اوسکی پیچہی جاؤ اور اوسی پکڑ لاؤ رامچندر جی اوس ہرن کا پیچہا کرتی ہوئی
اور بہت دور نکل گیا جب وہ عرصہ تک واپس نہ آیا تو سیتا بہت متفکر ہوئی
و متردد ہوئی اوسنی لچہمن کو اوسکی پیچہی روانہ کیا اور خود تنہا جنگل مین رہی
اس موقع کو غنیمت جانکر راون اچانک آیا اور ہر چند سیتا چلاتی رہی
پر اوسکو وہ اوٹہا کر لی گیا - یہہ قصہ قریب العقل و فہم ہی لچہمن کسطرح کا
پیچ نہین اکثر عورات کو اونکی رفیقون کی غیر حاضری مین اوٹہا کر لیگئی ہین
اور یہہ بہی ممکن ہی کہ شاید وہ ہرن اصلی ہرن ہو لیکن چند اشخاص یہہ خیال
کرتی ہین کہ آدمی ہرن کی شکل بن سکتا ہی اونکو اختیار ہی ایسا خیال کرین
لیکن کوئی صاحب عقل و شعور ایسی امور دور از قیاس کا یقین نہ کریگا
الغرض راون سیتا کو لی آیا مگر راہ مین کسی سی مقابلہ ہو لنکا کو لی گیا رامچندر
بروقت مراجعت کی سیتا کو وہان موجود نہ دیکہکر بڑا مغموم و مایوس ہوا
ہر چند اوسنی تلاش و تجسس کی لیکن کچہہ فایدہ ظہور مین نہ آیا آخرکار بعد
بہت تلاش کی کچہہ رقوم زیورات جو سیتا پہنی ہوئی تہی راہ مین گری
ہوئی ملین اور اسیطرح سراغ اوسکا لگا رامچندر و لچہمن نی ایک قوم وحشی

باشندگان کوہستان اضلاع جنوبی ہند سی دوستی پیدا کی اور وہ ناشک
سی براہ پونا و دیگر اضلاع متعلقہ احاطہ بمبئی و قلمرو ستارا اور بعض اضلاع
نظام دکہن کی جنوب کیطرف گئی اور دریای کرشنا سی پار ہوکر سواحل
دریای تونگبدرا پر متصل شہر انگوندی جا پہونچی — یہان ایک اور ندی
معروف بنام پمپا متصل سلسلہ پہاڑون کشندیا کی بہتی ہی اور وہ پہاڑ
دوریا اب تک اونہین ناموں سی معروف ہین — باشندگان اس مقام نے
بڑی جسیم و زور آور و وحشی سیرت و بہایم سریرت ہین اور جیسا کہ اقوام
کولس و گونڈ و بہیل اور دیگر اقوام ساکن کوہستان اقوام راجپوت و دیگر اقوام سی رنگ اور
وضع مین مختلف ہین ایسی وہ بہی رنگ ور وضع و قطع مین ساکنین ممالک شمالی ہند سی مختلف تہے
یہہ لوگ بانوقت وہم کی تمام ستارہ کہتی تہی اور بالی و سگریو دو اشخاص بہائی بہائی
سردار وہ مخالف فریق کی تہی سگریو نی مدد رامچندر ابنی بہائی
بالی کو مار ڈالا اور سلطنت پر قبضہ کرلیا بعوض اسخدمت کی سگریو نے
اقرار کیا کہ مین سیتا کی تلاش کرونگا اور مخالف کی ہاتہہ سی چہوڑانے کی
حتی الامکان مدد دونگا اہل ہند اب تک یہہ یقین کرتی ہین کہ جنگلی لوگ
جنہونی رامچندر کی اس مہم مین مدد کی بندر تہی اور بعضی اس سی بہی گذر کر
بندرون کو پوجتی ہین اس رسالہ کی تصنیف سی یہہ غرض نہین کہ اون
لوگون کو اونکی بیوقوفی کا یقین کرایا جاوی ایسی قصص بیہودہ دور
از قیاس پر کوئی صاحب عقل و شعور یقین نہ لاویگا کیونکہ ظاہر ہی کہ ایسا
کبہی نہ ہوا ہوگا سبب اس غلطی اور ان لوگون کی غلط فہمی کا یہہ ہے

तुंगभद्रा
अनागुंदी
पंपा
बाली
सुग्रीव

کہ اون پہاڑی لوگون کا رنگ سیاہ تہا اور قد چہوٹا وہ وحوش سیرت
و بہایم سیرت تہی اسمین شک نہین کہ فی زماننا اقوام گوند اور بہیل سے
آدمی بعض باتون مین بندرون سی مشابہ ہین- القصہ رامچندر نے لشکر

मलयाचल

بہار ملیاچل واقع احاطہ مدراس پر جمع کیا اور جاسوسون کو بہیج کر دریافت
کیا کہ اوسکا مخالف جو سیتا کو لیا ہی لنکا مین رہتا ہی ایک جاسوس نے
جو سب سی دلیر تہا لنکا مین پہنچکر دریافت کیا کہ سیتا درحقیقت اوسکی

बेलारि

قید ہی- رامچندر کا لشکر براہ بیلاری یا اضلاع محروسہ سرکار کمپنی انگریز
بہادر واقعہ احاطہ مدراس و سلطنت میسور و ضلع سلیم سی روانہ ہوا بمقام

तिरचनापली

وہ دریای کیوری سی عبور کرکی اور اضلاع ترچناپلی اور مدورا سی گذر کر
کنارہ سمندر پر بمقام رام ناد وارد ہوا یہہ مقام قریب حد جنوبی جزیرہ نما

रामनाथ

ہند کی واقع ہی- رام ناد اب بہی ایک بڑا شہر ہیت مشہور و معروف ہے
لوگ تمام ہندوستان سی اسجای تیرتہ کرنی جاتی ہین- جزیرہ سیلان یا لنکا
ہند کی جنوبی کنارہ سی قریب ایک سو میل کی فاصلہ پر واقع ہی اور بیچ مین
اونکی خلیج منار ہی- واضح ہو کہ رامچندر کی عہد مین کشتی یا جہاز سمندر مین
نہین چلتی تہے اور اسی وجہہ سی رامچندر کی فوج کو سمندر پار ہونی مین بڑی دقت
و دشواری ہوتی لیکن سمندر مین اوس مقام پر ایک بڑی قطار پہارون کی
سی جو دو چہوٹی جزیرون کو باہم ملاتی ہی- اس زمانہ مین سرکار انگلشیہ نے

रामाश्रम

زر خطیر صرف کرکے مابین رام اشرم و رام ناد چہوٹی چہوٹی جہازون کے
گذرنی کے واسطے پہاڑ کاٹ کر راستہ بنایا کہ بڑی جہاز و مرکب خالی

تو اب بھی لنکا کی گرد ہو کر کئی دنون مین ساحل ہند پر پہونچتی ہین جہہ [illegible] قدم
پر ایک مکان پرستشگاہ رامچندر موجود ہی اور یہان باشندگان ہند
تیرتھ کرنی جاتی ہین — ان قطار پہاڑون کو جغرافیہ دان اہل یورپ آدم کا
پل کہتی ہین اور ہندو اوسکا نام رام سیتو کہتی ہین اور کہتی ہین کہ یہہ پل
رامچندر نی لنکا پر چڑہائی کیوقت بنایا تھا — اس قسم کی کہانیان ہر ملک
مین پائی جاتی ہین جہان کہین کوئی پہاڑ یا غار یا کوئی قدرتی عجیب قسم
کی ہی اوسکا کوئی نہ کوئی نام ضرور مقرر ہی مثلاً خاکنائی جبرالٹر کو ستون
ہرکلیس کہتی ہین اس شخص کا مذہب اہل یونان مین وہی درجہ رکہتا ہی
جو کہ رامچندر کا مذہب ہنود مین — ایرلنڈ کی ملک مین ایک سلسلہ پہاڑ کا
سمندر مین دور تک چلا جاتا ہی اوسکا نام بہتون کا پل معروف ہی — ان
ناموں کی ہونیسی کوئی یہہ خیال نہین کرتا ہی کہ انکو ہرکلیس یا بہتون نی
بنایا ہی یا وہ اونسی کچہہ تعلق رکہتی ہین — اس پہاڑ کو کہ مابین [illegible]
واقع ہی سوای ہنود کی سب لوگ آدم کا پل کہتی ہین یہہ
پل کا نام ہی کوئی اس نام سی یہہ خیال نہین کرتا ہی کہ اوسکو آدم نی بنایا یا
وہ اوس سی کچہہ تعلق رکہتا ہی — اسیطرح یورپ مین لوگ یقین کرتی تہی
کہ آتشی پہاڑون کی نیچی بہتنی دبی ہوئی ہین اور جسوقت وہ دم لیتی ہین تو
اونکی سانس کی ساتہہ آگ نکلتی ہی پس انہون نی کوہ آتش خیز مین سی
آگ نکلنی کی یہہ وجہہ قرار دی تہی — اسمین شک نہین کہ اوس زمانہ
مین لوگ یہہ سمجہتی تہی کہ بہوت بہی مخلوقات مین سی ہین اور وہ دنیا

پردہ پر موجود ہین اور وجہ اونکی پہاڑون کی نیچی رہنے کی بہی بیان کرتے ہے
لیکن از روی کمال تحقیقات دریافت ہوا ہی کہ یہہ قصص محض ذی اصل
وبی بنیاد ہین ناداں وجہلانی اون ظہور قدرتی کی بیان کرنیکی لئی جو اونکی فہم
ناقص سی باہر تہی یہہ کہانیاں اپنے سرسی بنائی ہین - تمام ولایات روئی مین نا
پراوس زمانہ مین اس قسم کی کہانیان زبان زد خلایق تہین جتنی کہ تمام
طبقہ یورپ وانگلستان مین بہی بہتون کا چرچا تہا اور اس قسم کی قصے
جنمین ذکر بہوت اور جن کا ہو لوگونمین مشہور تہی لیکن اس زمانہ مین یہان
کوئی اونکا یقین نہین کرتا ہی یہی حال خصوص اون قصص کا سمجہا چاہیے
جو نسبت رام سیتا زبان خلایق پر جاری ہین - وہ تمام نادان وجہلا
کی ایجاد سی ہین دراصل اونکی بنا راستی پر نہین - اسمین شک نہین کہ
جب سی جزیرہ نما ہند یا جزیرہ سیلان موجود ہی تب سی وہ پہاڑ بہی یہان
قایم ہین پہاڑیان وپہار سمندر کی تہ سی اوٹہتی ہین اور مادہ جمع ہوکر زمین
کی سطح پر پہاڑیان یا پہاڑ بنتی ہین بیشک جب رامچندر معہ لشکر رام بادہ مین
پہونچا تو وہ قطار پہاڑون کی وہان موجود تہی اور آپ بہی سی رامچندر
معہ لشکر پار سمندر ہوکر سیلان مین داخل ہوا اور چونکہ حال اوسکا تمام
ہند اور اوس دیار کی کبہی گوش زد ہوا تہا تو اوہنون نی عجیب عجیب
قصے نسبت اوسکی دل سی تراشی اور آخر یہہ مشہور کردیا کہ رامچندر
جسنی اوسی اول دیکہا تہا اوسکا بنانیوالا ہی *
خیر کسی نہ کسی طرح رامچندر نی لنکا مین اوتر کر شہر پر حملہ کیا اور راجہ سعرکہ

محاربہ سخت جو آٹھہ دن تک برپا رہا راون کو قتل کیا اور باشندون کو
تیغ بیدریغ — وہ اپنی رانی سیتا کو جو سب طرح پاک وصاف رہی غنیم کے
ہاتھہ سی چھوڑا لایا — اب پچاس برس سی سیلان سرکار انگلشیہ کی قبضہ مین
ہی — وہ اب کئی اضلاع مین منقسم ہی اور طریق حکومت وبندوبست وہانکا
ویسا ہی ہی جیسا کہ اب ہندوستان مین جاری ہی — وہ رنگ اور لباس
اور عادات مین باشندگان ہند سی بہت مختلف ہین وہ بدھ کو کہ نوان
اوتار بشنو کا ہی مانتی ہین ہنود کا یہہ بیان کو لنکا مین راکھس بستی ہین اور
کوچہ و بازار مین وہان سونیکا فرش ہی سب دروغ ہی جو چاہی سو جاکر دیکھہ لے
وہ مکان کچھہ دور نہین کلکتہ سی چند روز مین آدمی جہاز مین جاکر
اصل حقیقت دریافت کر سکتا ہی *
چونکہ رامچندر کی میعاد جلا وطنی ختم ہو چکی تھی تو اونسی معہ اپنی رانی سیتا کے
طرف اجودھیا کی مراجعت کی قیاس یہہ جاتا ہی کہ جس رستہ وہ گیا تھا اوسی
رستہ وہ واپس آیا کیونکہ اوسکو ایک ہی رستہ معلوم ہوگا اب اگر کوئی
اجودھیا سی لنکا جایا چاہی تو بہت آسانی دو ہفتون حد تین ہفتون مین اسطرح
جا سکتا ہی کہ کلکتہ تک ڈاک پر جاوی اور وہان سی جہاز دخانی پر سوار ہووی
آمد و رفت چٹھیات لنکا اور ہندوستان مین بذریعہ ڈاک اب جاری ہی
سلطنت رامچندر و راون دونون اب صاحبان انگریز بہادر کی قبضہ مین ہی
رامچندر لنکا سی مراجعت کرکے کئی برس اپنی گھر مین زندگانی بسر کرتا رہا
اوسکی بھائی بھرت نے اوسکی بڑی خاطر داری کی اور وہ بخوشی تمام ملکیا

بسر اوقات کرتی ہی لکہا ہی کہ بہرت نی ایک شہر دریای سندہ پر تعمیر کر آیا اور آباد کیا اگرچہ
یہ بات بعید از قیاس معلوم ہوتی ہی پر وہ کتاب کہ جسمین یہ بات ہی اور جو بڑی معتبر ہی
واقع ملک تہا اسمین یہ روایت قدیم سی چلی آتی ہی اور نام لکہی ہی بہت بادشاہ کی وہان کی شہر نشین
لچھمن کو گئی تہی اونہون نی دریای جمنا پر شہر متہرا بسایا - رامچندر کی دو بیٹی ایک کا
نام کش تہا اور دوسری کا لو بیٹ سی خاندان راجپوت اونکی اولاد
مین سی اب بہی موجود ہین اگرچہ سلطنت اجودہیا اونکی قبضہ مین تہا
اور نام کوسل کا اونکی صفحہ دل سی محو ہو گیا ہی لیکن تاریخ رامچندر اونکو خوب
یاد ہی اسلیکہ حال اوسکا والمیک کی کتاب رامائن مین درج ہی اور ہر سال اوسکی
یادگاری کی واسطے تیوہار دسہرہ کا ہوتا ہی - کوئی شخص یہ نہین چاہتا ہی کہ
کوئی قوم حال مہمات و سرگذشت اپنی حاکمون یا بزرگون یا اشخاص صاحب
عزم کا بہول جاوی - اونکو چاہیے کہ ایسی مہمات و سرگذشت کو اپنی دلمین
کالنقش فی الحجر کرین اور اونپر نازان ہون - لیکن جو شخص کہ عقل سی بہرہ
رکہتا ہی اور جہوٹ و سچ مین تمیز کرسکتا ہی قصص بیہودہ و دور از قیاس
پر یقین نہ لاویگا - سب پر روشن ہی کہ چار ہزار سال سی اب تک انسان
کی قد و قامت و زور و طاقت مین بہت ہی کم فرق پیدا ہوا ہی اور اسمین
شک نہین کہ باشندی ہند کی رامچندر کی عہد مین ویسی ہی تہی جیسی کہ اب ہین
اور جو بات کہ اب قریب القیاس و ممکنات سی ہی تب بہی قریب القیاس و
ممکنات سی تہی رامچندر کی مہمات و ستودہ صفات کو ایسی کہانیون مین
ملانا اونکی نام کو بٹا لگانا ہی کیونکہ اس سبب سی کوئی شخص غیر مذہب و ملت

اونپر یقین نہین کرتا ہی اور نتیجہ اوسکا یہہ ہی کہ آج تک لوگ اوسکی وجود و
صفات حمیدہ مین شک لاتی ہین اور یہہ خیال کرتے ہین کہ وہ بہی مثل ان
دیو بہوت کے ہوگا جنکا ذکر کہ کتاب الف لیلہ مین درج ہی - اوسکی خوبیات
کے قدر جیسا کہ چاہئی کبہی کسی نی نہین کی جو اشخاص کہ رای سلیم رکہتی ہین وہ
یہہ خیال کرتے ہین کہ نفس امارہ و سرکش کو مغلوب کرنا تسخیر ملک سی بہت
بہتر ہی اور اسلئی رامچندر کی متابعت والدین تسخیر لنکا پر ترجیح رکہتی ہی
نقشجات ملحقہ سی حال ہندوستان کا جیسا کہ عہد رامچندر مین تہا دفی ما تنا
سی بخوبی دریافت ہوسکتا ہی جای افسوس ہی کہ اہل ہند کی توجہہ علم جغرافیہ کی
طرف بہت ہی کم ہوئی ہی اور معزز و صاحب علم اس ملک کی اپنی جہالت
و نا واقفیت علم جغرافیہ سی شرمندہ نہین ہوتی اور نہین جانتی کہ اونکو صحیح
صحیح علم جغرافیہ کا نہین — اب ہندوستان چار احاطون مین منقسم ہے
یعنی بنگال اگرہ و پنجاب بمبی مدراس تمام ملک ہند اب دریافت
ہوگیا ہی اور آمد و رفت مقامات بعیدہ مین بہی جاری ہی اور سڑک
آہنی و تار برقی کی ذریعہ سی آمد و رفت مین آسانی و خبر کے پہونچنی مین سہولت
ہوتی جاتی ہی - نقشہ ممالک قدیم کی دیکہنی سے صرف پہاڑ و دریا اپنے
اصلی مقامون پر نظر آتے ہین یعنی جسمقام پر کہ وہ زمانہ قدیم مین تہے
اوسی مقام پر وہ اب بہی موجود ہین کچہہ تغیر و تبدل بلحاظ مقام کے
اونمین واقع نہین ہوا ہی - ان دریاؤن اور پہاڑون کی سبب پتہ
اور مقامات کا بہی ملجاتا ہی اور اگر ایسا نہوتا تو اور بہت سی مقامات کا

پتہ بہ دشواری یا ہرگز نہ لگتا جن ملکون مین کہ گنگا و جمنا بہتی مین یا جہان
راجپوت و برہمن رہتی ہین وہ مدہیہ دیس کہلاتا ہی۔ اوسکی شمال مین
کوہ ہمالین و جنوب مین وندیا پربت تہا۔ وہ اون دریاؤن کی نامون سے
واقف تھے اور وہی نام اب تک چلی آتی ہین بڑی بڑی شہرون مین
بعضون کا پتہ اب بہی ملتا ہی لیکن اونمین سوای کاشی یا بنارس کے وہ
رونق پائی نہین جاتی ہی کانیاکوبج یا قنوج ہستناپور اندرپرستہ اوجین
متہلا ستہانیشر یا تہنیسر متہرا تمام بیرونق پڑی ہین جدہ سلطنتہا
ودربہہ و دیہی کلنگ مہاکوسلا بنگ پانچال کورکہیتر دکہن
اب بدشواری و بہ دقت دریافت ہوتی ہین *

بہ خلاف اسکی ملک دکہن تہہ ڈنڈک اربیا مین جو سابق غیرآباد
و ویران پڑی ہوئی تہی اب آبادی بہ کثرت ہی باوجود اسقدر غور
کے دیکہو انسان کی صنعت وکاری گری کیسی ناپایدار ہی لیکن دریا
و پہاڑ کہ صانع حقیقی کی صنعت سی ہین ہمیشہ اپنی جاے پر قایم ہین
اور تغیر و تبدل اونمین راہ نہین پاتی ہین یہی حال افعال نیک کا ہی
اگرچہ زمانہ کی ہات سی برچہی و کمان رامچندر خاک مین مل گئی اور نشان
اوسکا باقی نرہا لیکن اوسکی اوصاف حمیدہ و افعال برگزیدہ اب تک
زندہ و برقرار و قابل تعریف کی ہین *

تمام شد

मध्यदेश
हिमालय
कान्यकुब्ज
हस्तिनापुर
इन्द्रप्रस्थ
उज्जैन
मिथिला
स्थानेश्वर
मथुरा
विदर्भ
विधेय
कलिंग
बंग
पंचाल
कुरुक्षेत्र
दक्षिणापथ